مرثیہ حضرت

شام سے وہ قافلہ جس دم مدینے کو چلا
کون اب قوم عرب مین مجکو جانے کا بھلا
سید زین العباد رو کے یہ کہتا بر ملا
جا لگتا جیتا چلا کٹوا کے بابا کا گلا

چاہیے دیکھین نہ منھ میرا غیوران عرب
اسکا بیٹا ہو جیون مین یہ نہ تھی شان عرب
اس مصیبت سے پہنے مارا وہ سلطان عرب
خلق مجھے گی مجھے تلوار کے منھ سے ٹلا

تن رہا خوبین پدر کا سیس نیزے پر گیا
کاش ہوتے ہی تولد کیون نہ مجسا مر گیا
شام کو ناموس جیتے جی مرے لٹ کر گیا
مادر ایام کی گودی مین اس دن کو پلا

ہر کوئی پوچھیگا حال اس قصۂ جانکاہ کا
بولونگا کس منھ کہ گم سبط رسول اللہ کا
کیا بیان اسنے کرونگا آفت ناگاہ کا
لوٹ لیکر ظالمون نے پھر دیا خیمہ جلا

پوچھیگا ہر ایک مجھسے حال ابن بوتراب
کب تلک ہو دل مرا اس آتش غم سے کباب
سرگذشت اسکی سے دونگا اب مین کیسکو جواب
کاش کھا جاتی مجھے بھی زین شمشیر بلا

گرچہ مرغوالو نے مجھپر صعوبت ہے شدید
لگئے ہین کس مصیبت سے مجھے بیش نرید
ہاتھ سے ان ظالمون کے وہ جو شامی ہین پلید
پیادہ پا دھوپون مین سو آفات کا کر مبتلا

راہ خارستان سے پر آدر تشنہ لگی میرے پانو
چبھکر کانٹا جہان کھینچون لے اتنی کچھا نو
نے درختون کا کہین سایہ نہ قریہ ہے نہ گانو
لاکھ کانٹا ٹوٹ رہ کر میرے تلوو مین گلا

ڈالی ہر اک ہاتھ مین ان ظالمون نے ہتکڑی
طوق بھاری سے اذیت تھی یہ مجکو ہر گھڑی
پانو مین زنجیر میرے ان لعینون نے جڑی
جس سے مین اک آن سر اپنا نہ سکتا تھا ہلا

ظاہری تو رات دن رہتا تھا مجھپر یہ عذاب
طعن و تشنیع انکا کرتا تھا جگر میرا کباب
باطنی ایذا جو مجھپر ہے سو اسکا کیا حساب
سو طرح سے بات انکی مین سہے تھا دل جلا

تھا نہ طرز ظالمون سے چین دلکو ایک پل
وہ مصیبت میرے یہ تھی غرض انکی کہ سل
ہر سخن سے شقیون کے جاتا تھا میرا سینہ جل
طرح آنسو کی مجھے روتے ہی روتے دن ڈھلا

سو طرح دیتے تھے دکھ وہ دشمن جانی مجھے
ڈالتے تھے خاک پر دکھلا کے وہ پانی مجھے
تشنگی کی جسگھڑی ہوتی تھی طغیانی مجھے
مار کر پیاس اپنی رہ جاتا تھا ہر دم تلملا

بات وہ ایسی جو مرکر مانگی ڈھورین ڈھیر
کربلا مین جو موے مرتے لگی انکو نہ دیر

یہ قیامت ہی کہ ہر دم زندگی سے رہیے سیر
پرائے یاور کریگا کون جو مین نے کہا

واسطے میرے جو پوچھو دم بدم ہی کربلا
سب کہین گے جب یہ دکھ ہو وے کیون بھیا بلا

باتین ان نے سب یہ اپنے واسطے لی ہین بنا
چاہیے تھا اسکو لڑ مرنا یہ سب ہے اقربا

طوق دیبڑی سے پر اپنا گردن دیا ہین نشان
کربلا کر رہین لڑ مرینگی سی حرمت کہان

ہی نمو واس سے نہو شاید کسی کو یہ گمان
گو کرے خاک و خون عزا مین باپ کی منہ پہ ملا

سر کٹے بابا کا زخمی بھی نہ ہو میرا بدن
پانی مین ٹھنڈے پیون اور وہ مرے تشنہ دہن

دین کفن اسکو نہ ظالم بہنون پھرین پیرہن
پھاڑ پوچھا اچھا ہو مین وہ خاک خون مین ہو ملا

مین سوؤن بستر پہ جا کر وہ سوے بر روے خاک
مین رہون جیتا سمیت از اقربا ہو وہ ہلاک

تن رہے سالم مرا اسکا بدن ہو چاک چاک
دیکھ یہ حالت وطن کو جاؤن مین جگا بھلا

چاہیے بھر عمر یہ دل آتش غم سے تپے
مجھ سوا جیتا رہا کوئی نہ سب کے سب کھپے

رو دین آنکھین خون زبان نام و نشان نکا جو
آسمان نے آسیا کی طرح سے ہم کو دلا

جو بدا تقدیر کا جسکے ہو سو وہ کب پھرے
کٹ گیا کٹنا تھا جسکا سر دعا مین یہ مرے

ڈوبی کشتی جسکی ہو دریائے خون مین کب ترے
دل سے کینے کا نہین بھر عمر غم کا بھلا

سرگذشت اپنی غرض رو رو کہی تھا عابدین
دمبدم اُٹھ اُٹھ کے کرتی تھی یہ عرض اے شاہ دین

اسکو دے تیرے تئیں دلاسا کرد مجھے وہ لعین
روسیاہی کو ہمارے تو زبان پر اب نہ لا

سب گدا ہین در کے تیرے دو جہان کا تو ہی شاہ
اُسکا پوتا ہی تو جبتک گر عدو لایا نباہ

جس طرح جانے ہماری آخرت کو اب تباہ
شیوۂ احسان سے اپنے نہ ہرگز وہ ملا

ختم اے سودا کر اب تو یہ کلام جانگداز
مختصر بہتر ہی یہ قصہ نہ کر اس کو دراز

ہو ویگا کیا جانیے اس مر مین کیا حق کا راز
اس سخن سے آب ہو آنکھو کی رہ دل بہ چلا

مرثیۂ حضرت امام

کہتی ہین بانو پیٹ کے سر کو اصغر میرا مر گئے لو
خشک ہوے لب جسدم اُس کے دہن او دکھ کر گئے لو

جس کارن لاکھ طرح کے دکھ بھر بھر مین مر گئے لو
ہاے ہاے درد واے دریغا گود وہ خالی کر گئے لو